خبر نامہ

ادارہ

ادارہ علوم القرآن میں تفسیر قرآن کے مناہج پر ایک توسیعی خطبہ

ادارہ علوم القرآن کے زیر اہتمام مورخہ ۲۱ فروری ۲۰۰۶ء کو قرآنیات کے معروف اسکالر اور انگریزی زبان میں تفسیر سورہ الفاتحہ اور البقرہ کے مصنف ڈاکٹر راؤ عرفان احمد خان (شکاگو) نے ''تفسیر قرآن کے مناہج'' کے موضوع پر خطبہ دیا۔ اس پروگرام کی صدارت مشہور عالم دین و سابق صدر شعبۂ اسلامیات ڈربن یونیورسٹی (ساؤتھ افریقہ) مولانا سید سلمان ندوی نے فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد پروفیسر ظفر الاسلام اصلاحی، سکریٹری ادارہ علوم القرآن، نے ادارہ علوم القرآن اور اس کی سرگرمیوں کا تعارف کراتے ہوئے یہ واضح کیا کہ ادارے کے بنیادی مقاصد میں قرآن سے متعلق اہم موضوعات پر محاضرات و مذاکرات کا انعقاد بھی شامل ہے، اسی وجہ سے آج یہ پروگرام منعقد کیا گیا ہے جس کے ذریعہ قرآنیات کے ایک ممتاز اسکالر سے استفادہ کا موقع میسر ہوا ہے۔

ڈاکٹر عرفان احمد خاں صاحب نے اپنے خطبہ میں فرمایا کہ ''قرآن مجید ساری انسانیت کے لیے کتاب ہدایت ہے، آج اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہم فہم قرآن کی تحریک کو عام کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس عظیم ترین ہدایت نامہ سے مستفید اور فیض یاب ہوسکیں۔ تفسیر قرآن کے بنیادی اصولوں کو واضح کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ قرآن مجید اپنی تفسیر خود کرتا ہے۔ یہ کتاب تمام شکوک وشبہات سے پاک ہے، پورے قرآن مجید میں کہیں کوئی تضاد نہیں ہے، اس میں بڑی گہرائیاں ہیں۔ اس کے اسرار ورموز کبھی ختم ہونے والے نہیں ہیں۔ دوسرے افکار و خیالات سے خالی الذہن ہوکر صبر کے

ساتھ مسلسل اِس پر غور وفکر کرتے رہنا چاہیے اس کے بغیر اس کے معارف تک رسائی ممکن نہیں ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ ''قرآن فہمی کے لیے ایک بنیادی کلید نظم قرآن ہے، فہم قرآن کے لیے نظم کلام سے واقفیت بے حد ضروری ہے۔ نظم قرآن کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو معمولی غور وفکر کے بعد واضح ہو جائے۔ اس کے لیے مسلسل تلاوت قرآن اور تدبر و تفکر کی ضرورت ہے، نیز آپ نے قرآن فہمی کے لیے اجتماعی مطالعہ قرآن کی ضرورت پر بھی زور دیا اور اس کے گوناگوں فوائد پر روشنی ڈالی۔ اخیر میں آپ نے اپنی زیر طبع کتاب کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ اس کتاب کے اندر ۳۰ آخری سورتوں کے مابین سورتوں کا نظم سورتوں کے ساتھ اور آیتوں کا نظم آیتوں کے ساتھ اور ان سورتوں کے مرکزی عمود پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے، خطبہ پر مباحثہ کے دوران ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی کے اس سوال کے جواب میں کہ ان آیتوں کی تفسیر اور تلاش نظم کے دوران مولانا امین احسن اصلاحی کی تفسیر تدبر قرآن زیر مطالعہ رہی ہوگی، اس سے آپ نے کس حد تک استفادہ کیا ہے، فاضل مقرر نے واضح کیا ''میرے اور صاحب تدبر قرآن مولانا اصلاحی کے طرز تحقیق اور طرز بیان میں بنیادی فرق یہ ہے کہ مولانا اصلاحی نے اپنے استاد کی تحقیق وفکر کو پوری زندگی دوسروں تک پہنچاتے رہے اور میں اپنی تحقیق کو بیان کرتا ہوں۔ میرا کام صرف لوگوں کو قرآن پر غور وفکر کے لیے ابھارنا ہے۔

اخیر میں صدارتی کلمات میں مولانا سید سلمان ندوی نے فرمایا کہ مولانا فراہیؒ کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ انھوں نے نظم آیات وسور، عمود وغیرہ جیسے مسائل کی عقدہ کشائی کرکے فہم قرآن کی راہ کو باز کیا۔ اس سلسلہ میں ان کے کام کی اہمیت غیر معمولی ہے اور وہ ہمارے لیے مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ قرآن میں پوشیدہ علوم و معارف کے بے پناہ خزانہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ دنیا کے تمام درخت قلم بنا دیے جائیں اور تمام سمندر روشنائی بنا کر اللہ تعالیٰ کے کلام کی توضیح وتشریح کی جائے تب بھی اللہ کے کلام ختم ہونے والا نہیں۔ آپ نے فہم قرآن کے فروغ میں ڈاکٹر عرفان صاحب کی خدمات کو قابل قدر قرار دیا، سکریٹری ادارہ کے کلمات تشکر پر اس مجلس کا اختتام ہوا۔